IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

ولی کی غزل گوئی

(شاعر کا تعارف، منتخب دو غزلوں کی تشریح)

اکائی کے اجزا:

- ★ تمہید
- ★ مقاصد
- ★ ولی کے حالاتِ زندگی
- ★ ولی کی غزل گوئی
- ★ اکتسابی نتائج
- ★ کلیدی الفاظ
- ★ تجویز کردہ اکتسابی مواد

ISSN (Online) 2581-9429
IJARSCT
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

★ تمہید :

ولی دکنی کا تاریخ کے اس دور سے تعلق ہے جب دکنی کلچر کی تہذیبی اور ادبی اکائی عالم گیر کی فتح دکن کی وجہ سے متاثر ہو چکی تھی اور اس کی وجہ سے پھر ایک بار شمال اور جنوب کے فاصلے گھٹ گئے تھے۔اہل شمال دکن کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے تھے اور شمال اور جنوب کی زبان میں آپسی لین دین شروع ہو چکا تھا۔ولی نے دکن کی ادبی روایت کو شمال کی زبان اور فارسی روایت سے قریب تر کر کے (فارسی روایت دکنی ادب میں پہلے ہی سے جگہ پا چکی تھی) ایک ایسا رنگ پیدا کیا جو سارے ہندوستان کے لیے قابل تقلید بن گیا۔

ولی سے پہلے شمالی ہند کے اہل علم اردو کو بول چال کی زبان کے طور پر تو استعمال کرتے تھے لیکن شعر و ادب کے لیے فارسی ہی کو ترجیح دیتے تھے کبھی کبھی اردو میں بھی شعر موزوں کر لیا کرتے تھے۔ قائم چاند پوری کے بیان کے مطابق ولی نے ۱۷۰۰ ء میں دلی کا سفر کیا تھا اور وہاں ادبی محفلوں میں شرکت کی اور اپنا کلام سنایا۔ شمالی ہند کے شاعروں نے براہ راست ولی کا اثر قبول و کیا۔ اہل شمال کو احساس ہوا کہ اردو جسے وہ ایک کم مایہ زبان سمجھتے تھے اس میں اتنی گہرائی،گہرائی اور قوت اظہار موجود ہے کہ اس میں ادب بھی تخلیق کیا جا سکتا ہے۔اس طرح شمالی ہند میں شاعری کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ مصحفی کے مطابق جب ۱۷۱۹ء میں ولی کا دیوان دلی پہنچا تو شمالی ہند کی فضاؤں میں ولی کے نغمے گونجنے لگے اور ان کے شعر زبان زد خاص و عام ہو گئے۔ محمد حسین آزاد نے لکھا ہے:

"جب ولی کا دیوان دلی پہنچا تو اشتیاق نے ادب کے ہاتھوں پر لیا قدردانی نے غور کی آنکھوں سے دیکھا لذت نے زبان سے پڑھا گیت موقوف ہو گئے۔ قوال معرفت کی محفلوں میں اس کی غزلیں گانے بجانے لگے۔ ارباب نشاط احباب کو سنانے لگے۔ جو طبیعت موزوں رکھتے تھے انھیں دیوان بنانے کا شوق ہوا۔" (محمد حسین آزاد، آبِ حیات ص ۹۲)

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

مختصراً دیوان ولی کے دلی پہنچنے کے بعد شمالی ہند میں باقاعدہ اردو میں شعر گوئی کا آغاز ہوا۔اہل شمال کو ولی کے کلام میں قوت ترسیل اور ابلاغ کی توانائی نظر آئی۔ولی کے اشعار گلی کوچوں،ادبی محفلوں اور اہل ذوق کی مجلسوں میں گونجنے لگے۔شعرائے دہلی ولی کی زمینوں میں شعر کہنے کو باعث فخر سمجھنے لگے۔

★ مقاصد :

اس اکائی کے مطالعے کے بعد ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ:

Δ ولی کے حالات زندگی کو بیان کر سکیں۔

Δ ولی کی غزل گوئی کی خصوصیات واضح کر سکیں۔

Δ ولی کی منتخب غزلوں کی تشریح کر سکیں۔

★ ولی کی حالاتِ زندگی :

قدیم اردو کے اکثر وبیش تر شعرا کی طرح ولی کی زندگی کے ابتدائی دور کے بارے میں مستند معلومات دریافت نہیں ہو پائی ہیں۔اتنا تسلیم کیا جاتا ہے کہ ولی محمد نام تھا، والد کا نام مولانا شریف محمد تھا جو گجرات کے مشہور بزرگ شاہ وجیہ الدین کے بھائی شاہ نصر اللہ کی اولاد میں تھے۔ولی ۱۶۴۹ ء سے قبل اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ولی کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہو پائی ہیں اتنا پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے حصول علم کے لیے بہت سی جگھوں کے سفر کیے۔گجرات، احمد آباد اور دلی کی سیاحت اسی میں آجاتی ہے لیکن قطعی طور پر ان کی تعلیم کے بارے میں یہ کہنا کہ کہاں اور کس طرح ہوئی مشکل ہے۔ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی نے لکھا ہے:

"ولی نے احمد آباد میں شاہ وجیہ الدین کی خانقاہ کے مدرسے میں تعلیم پائی اور وہیں شاہ نورالدین صدیقی سہروردی کے مرید ہوئے۔" (ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی،کلیات ولی، ص۱۱)

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

ولی کے کلام کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اعلی تعلیم یافتہ انسان تھے۔قرآن شریف،حدیث اور فقہ پر نظر رکھتے تھے۔فاری سے اچھی طرح واقف تھے اپنے زمانے کے تقریباً تمام مروجہ علوم پر دسترس رکھتے تھے۔

ولی کو سیر و سیاحت سے بڑی دلچسپی تھی۔کہا جاتا ہے کہ وہ حجج بیت اللہ اور زیارت مدینۂ منورہ کے لئے بھی گئے تھے اور اس سلسلے میں سورت بھی گئے جو اس زمانے میں حج کے لیے جانے کا راستہ تھا۔ان کی سیاحت میں سفرِ دلی بڑا انقلاب انگیز اور اہم ہے۔اس سفر نے شمالی ہند کی ادبی تاریخ کا رخ موڑ دیا۔یہ سفر انھوں نے ۱۷۰۰ ء میں اپنے دوست سید ابوالمعالی کے ساتھ کیا تھا۔ولی کا انتقال ۱۷۲۰ء اور ۱۷۲۵ ء کے درمیانی عرصے میں ہوا۔

★ ولی کی غزل گوئی :

کلیاتِ ولی میں تقریباً تمام اصناف سخن پر مشتمل کلام ملتاہے لیکن جس صنف نے انھیں شہرت عام و بقائے دوام بخشی وہ غزل ہے۔کلیات میں غزل ہی کا حصہ زیادہ بھی ہے اور وقیع بھی۔ادب میں مختلف اصناف، مخصوص تہذیبی، سماجی اور ذہنی اثرات کے تحت قبولیت اور شہرت حاصل کرتی ہیں۔غزل بھی خاص تہذیبی حالات میں پیدا ہوئی لیکن اس صنف نے وقت کی تبدیلی کے ساتھ خود کو بھی بدل لیا شاید اس نے سب سے زیادہ سیاسی، سماجی تہذیبی اور ادبی انقلابات دیکھے۔اور جب جہاں جیسی ضرورت ہوئی ویسی ہی شکل اس نے اختیار کر لی۔گیتوں کی فضا میں گیتوں کی مدھر نغمگی غزل نے اپنے میں سمولی، تصوف کا زور بڑھا تو اسی کو اپنا خاص رنگ بنالیا، داخلیت کا اظہار ہوا تو دل سے نکلی اور دل میں اتر گئی،خارجیت کا چلن ہوا تو سارے بندھن توڑالے، سماجی اور تہذیبی تبدیلی کے ساتھ وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے غزل اپنے دامن کو وسیع کرتی گئی، مختلف مضامین اس میں جگہ پاتے گئے، فلسفیانہ مضامین کو بھی جگہ ملی، صوفیانہ خیالات بھی آئے، آلامِ روزگار اور فکر معاش بھی، زندگی کا شکوہ بھی اور شادمانی کا ذکر بھی۔موضوعات کی اس رنگارنگی اور طرز ادا کے اس نشیب وفراز کے باوجود غزل کا موضوع بنیادی طور پر عشق ومحبت ہی رہا۔ولی کی غزلوں میں ہمیں مندرجہ بالا تمام رنگ کہیں گہرے اور

ISSN 2581-9429 IJARSCT

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

کہیں مدھم نظر آتے ہیں۔ولی ایک بلند پایہ غزل گو شاعر تھے۔ان کی عظمت کا اعتراف شمالی ہند کے کئی بڑے شاعروں نے کیا ہے۔شاہ حاتم لکھتے ہیں:

حاتم یہ فنِ شعر میں کچھ تو بھی کم نہیں
لیکن ولی ' ولی ہے جہاں میں سخن کے بیچ

آبرو نے کہا:

آبرو شعر ہے ترا اعجاز
پر ولی کا سخن قیامت ہے

میر تقی میر کا کہنا ہے:

خوگر نہیں کچھ یوں ہی ہم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

ولی کے کلام میں بلا کی رنگینی اور دل کشی پائی جاتی ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے ہیں اس کا براہِ راست تعلق ان کے جذبات واحساسات اور تجربات سے ہوتا ہے۔ان کے اکثر و بیشتر اشعار ان کے دل پر گزری ہوئی واردات کا اظہار ہیں۔ان کی شاعری میں عشق اور حسن کی بڑی اہمیت ہے۔ان کی شاعری کا محور حسن و عشق ہی ہے۔انھوں نے اپنی شاعری میں یہ ذکر بھی کیا ہے کہ حقیقت تک پہنچنے کے لیے مجاز کی ضرورت ہوتی ہے۔کہتے ہیں:

تواضع، خاکساری ہے ہماری سرفرازی ہے
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے

یا پھر ان کا کہنا ہے:

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی ، کیا مجازی کا

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

★ اکتسابی نتائج :

اس اکائی کے مطالعے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

Δولی کا پورانام ولی محمد تھا والد کا نام مولانا شریف محمد تھا جو گجرات کے مشہور بزرگ شاہ وجیہ الدین کے بھائی شاہ نصراللہ کی اولاد میں تھے۔ولی ۱۶۴۹ ء سے قبل اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ولی کا انتقال ۱۷۲۰ء اور ۱۷۲۵ ء کے درمیانی عرصے میں ہوا۔

Δولی کو سیر و سیاحت سے بڑی دلچسپی تھی۔کہا جاتا ہے کہ وہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کے لیے بھی گئے تھے اور اسی سلسلے میں سورت بھی گئے جو اس زمانے میں حج کے لیے جانے کا راستہ تھا۔ان کی سیاحت میں سفرولی بڑا انقلاب انگیز اور ہم سفر ہے۔

Δولی نے دکن کی ادبی روایت کو شمال کی زبان اور فارسی روایت سے قریب تر کر کے ایک ایسا رنگ پیدا کیا جو سارے ہندوستان کے لیے قابل تقلید بن گیا۔

Δولی سے پہلے شمالی ہند کے اہلِ علم اردو کو بول چال کی زبان کے طور پر تو استعمال کرتے تھے لیکن شعر وادب کے لیے فارسی ہی کو ترجیح دیتے تھے، کبھی کبھی اردو میں بھی شعر موزوں کر لیا کرتے تھے۔

Δ قائم چاند پوری کے بیان کے مطابق ولی نے ۱۷۰۰ء میں دلی کا سفر کیا تھا اور وہاں ادبی محفلوں میں شرکت کی اور اپنا کلام سنایا۔

Δکلیاتِ ولی میں تقریباً تمام اصناف سخن پر مشتمل کلام ملتاہے لیکن جس صنف نے انھیں شہرت عام و بقائے دوام بخشی دو غزل ہے۔کلیات میں غزل ہی کا حصہ زیادہ بھی ہے اور وقیع بھی۔

Δولی کے کلام میں بلا کی رنگینی اور دل کشی پائی جاتی ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے ہیں اس کا براہِ راست تعلق ان کے جذبات واحساسات اور تجربات سے ہوتا ہے۔

Copyright to IJARSCT
www.ijarsct.co.in
ISSN 2581-9429 IJARSCT

∆ولی نے پیش روشعرا سے حاصل کردہ روایات میں اپنے علم و فضل سے کسب واکتساب کر کے وہ سب کچھ شامل کر دیا جس سے ان کی شاعری اور ان کی آواز منفر رنگ و آہنگ اختیار کرگئی۔

∆ولی نے غزل کے امکانات کا وسیع راستہ آنے والے شعرا کے سامنے کھول دیا اور ولی کی غزل کے رجحانات اردو غزل کے بنیادی رجحانات بن گئے۔

★ کلیدی الفاظ :

الفاظ		معنی
سوں	:	سے
کون	:	کو
مہر	:	مہربانی ، لطف
دائم	:	ہمیشہ
مان	:	عزت
جھانجھر	:	پائل، پیر کا زیور
فدا	:	قربان
ٹک	:	ذرا، تھوڑا
نیھ	:	محبت
تشنہ	:	پیاسا
گل رو	:	پھول جیسا چہرہ
ہم مشرب	:	ایک عقیدہ رکھنے والے

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

★ تجویز کردہ اکتسابی مواد :

۱۔ کلیات ولی	ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی
۲۔ مطالعۂ ولی	ڈاکٹر شارب رودولوی
۳۔ لکھنؤ کا دبستان شاعری	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی
۴۔ تاریخ ادب اردو	ڈاکٹر جمیل جالبی
۵۔ تاریخ ادب اردو	ڈاکٹر سیدہ جعفر، پروفیسر گیان چند جین